تبصرہ

ڈاکٹر شیخ محمد اکرام : ''حکیمِ فرزانہ'' ۔ لاہور : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ ، کلب روڈ ، ۱۹۷۷ - ۲۰۸ صفحات ۔ قیمت ۱۵ روپے ۔

ڈاکٹر شیخ محمد اکرام مرحوم دنیائے علم و ادب میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ وہ اپنی تصانیف ''آب کوثر'' ، ''موج کوثر'' اور ''رود کوثر'' کے ذریعے شہرتِ عام اور بقائے دوام حاصل کر چکے ہیں اور ان کتابوں کو اب ''حوالے'' کی حیثیت حاصل ہے ۔ علاوہ ازیں شیخ صاحب مرحوم نے ''یادگارِ شبلی'' کے عنوان سے ایک بلند پایہ کتاب لکھی جس میں شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے مفصل حالاتِ زندگی اور اِن کی تصانیف اور کارناموں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ۔ اس کتاب میں انھوں نے وہ مواد بھی سمیٹ لیا جو استاذ العلماء مولانا سید سلیمان ندوی کی تصنیف ''حیاتِ شبلی'' کی اشاعت کے بعد دستیاب ہوا ۔ نیز اُنھوں نے مولانا شبلی نعمانی کی ایک ایک کتاب پر علیحدہ مفصل تبصرہ سپرد قلم کیا ۔

زیرِ تبصرہ تصنیف پہلی بار ۱۹۵۷ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آئی اور مرزا غالب کے پرستاروں اور عقیدت مندوں سے خراجِ تحسین حاصل کیا ۔ اب دوسری مرتبہ ٹھیک بیس سال بعد شائع ہوئی ہے ۔ توقع ہے کہ عقیدت مندانِ غالب اس کا خیر مقدم کریں گے ۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ، اس کتاب میں مرزا اسد اللہ خان غالب کی نظم و نثر ، شخصیت اور فلسفے کا تفصیلی احاطہ کیا گیا ہے ۔ کتاب چھ حصوں پر مشتمل ہے ۔ پہلے حصے یعنی ''غالب کا ادبی ارتقا'' کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ابتدائی دور (۱۷۹۷ تا ۱۸۲۱) میں

بیدل اور غالب کے تقابلی مطالعے کے ساتھ ساتھ غالب کی تشبیہوں اور استعاروں پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرا دور (۱۸۲۱ تا ۱۸۲۷) مرزا غالب کی نفسیاتی ژرف بینی، فنی ارتقا اور فن کاری پر محیط ہے، جب کہ تیسرے دور (۱۸۲۷ تا ۱۸۴۷) میں مرزا غالب کی فارسی شاعری کا بالتفصیل جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ چوتھا دور جو ۱۸۴۷ سے لے کر ۱۸۵۷ تک ہے، مرزا غالب کے فارسی قصائد اور طنز و ظرافت کے لیے مخصوص ہے، جب کہ پانچویں دور (۱۸۵۷ تا ۱۸۶۹) میں مرزا غالب کے اُردو خطوط پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے اور اُردو نثر میں خطوطِ غالب کا مرتبہ و مقام تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اُردو نثر کے موجودہ رجحانات پر بحث کی گئی ہے۔

دوسرے حصے میں جو ''عام تبصرہ'' کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے، مرزا غالب کی مقبولیت کے اسباب اور اعتراضات، نیچرل شاعری، محبت کی خیالی اور رسمی تصویریں، مرزا غالب کا نظریۂ محبت اور محبت کا بلند تر تخیل ایسے موضوعات زیرِ بحث لائے گئے ہیں اور بڑے حکیمانہ اور مدلل انداز میں مرزا غالب کے نظریات پیش کیے گئے ہیں۔

تیسرے حصے میں مرزا غالب کا فلسفہ پیش کیا گیا ہے اور بڑے فلسفیانہ پیرائے میں فلسفۂ غالب کی تدوین کی مشکلات، فلسفۂ حقیقتِ اشیا، حزنیاتِ غالب، ماحول کا مرثیہ، کشمکش، عرفانیاتِ غالب، نظریۂ نعم البدل اور مرزا غالب کا مذہب ایسے مشکل اور پُر پیچ نظریات پر بحث کی گئی ہے۔

چوتھے حصے میں مرزا غالب اور مشاہیر اُردو شعرا کا موازنہ و مقابلہ کیا گیا ہے، جن میں میر اور غالب، سودا اور غالب اور مومن اور غالب کا تقابلی جائزہ بڑے فن کارانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں حصہ مرزا غالب اور مشاہیر فارسی شعرا کے لیے مخصوص ہے جس میں امیر خسرو، فیضی، اقبال اور غالب کے فکر و فن کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ بہت دلچسپ ہے جو فاضل مصنف کی فضیلت اور علمی بصیرت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ فاضل

مصنف نے اس باب میں امیر خسرو کی شاعرانہ عظمت ، فیضی کی آزاد خیالی ، عقل و خرد ، فیضی بحیثیت عہدِ اکبری کا ترجمان ، اقبال اور غالب کا موازنہ ، شاعری کے متعلق دونوں مشاہیر کا نقطۂ نظر ، بہشت کے بارے میں دونوں کے نظریات ، اقبال اور غالب کا فلسفۂ زندگی ، اقبال اور غالب کی واقعیت پسندی ، عقل اور عشق کے بارے میں دونوں کے تصوّرات ، اقبال اور غالب میں نمایاں فرق ، اقبال اور غالب بحیثیت قومی زندگی کے دو متضاد رجحانات کے ترجمان ، وطنیت کے بارے میں غالب کا نقطۂ نظر ایسے اہم موضوعات کو بڑے موثر اور فلسفیانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

چھٹے اور آخری حصے میں فاضل مصنف نے مرزا غالب کو مغلیہ تہذیب و تمدن کا ترجمان ثابت کر کے مرزا کی نفاست پسندی اور خوش معاشی ، ہموار طبعی اور رواداری ، ترقی پسندی اور حُبِ دنیا کے لقصانات کا بڑے خوبصورت پیرائے میں احاطہ کیا ہے ۔

شیخ محمد اکرام نے تنقید کے میدان میں ایک "نئی طرح" کی بنیاد ڈالی ۔ وہ نفی سے زیادہ اثبات کی جستجو اور تردید سے زیادہ تائید کا مزاج لے کر آئے تھے اور اسی اصول کی روشنی میں شعر و ادب کی تحسین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کیونکہ وہ اس نظریے کے قائل تھے کہ ''شعر و ادب انسانی شخصیت کو مجروح کرنے کے بجائے تعمیر کریں اور انسانی دل و دماغ کو گمراہ کرنے کی جگہ اس کی تہذیب و تربیت کریں'' ۔ محترم احمد ندیم قاسمی صاحب نے کتاب کے ''پیش لفظ'' میں بجا فرمایا کہ :

'' 'حکیم فرزانہ' اس لحاظ سے اُردو تنقید کی ایک نہایت روشن مثال ہے کہ اس کے مصنف کو کسی شخصیت یا ادارے یا نظریے سے کد نہیں ہے ۔ اسے ایک متوازن اور منصفانہ سطح پر شعر و ادب میں زندگی کی توانائی اور ہمہ گیری درکار ہے ۔ یہ صفات غالب میں بھی ہیں اور اقبال میں بھی ۔ اس لیے یہی دو شعرا اس کے اثباتی نقطۂ نگاہ کا ساتھ دیتے ہیں اور اسی لیے دونوں اس کے پسندیدہ فن کار ہیں ۔''

اب تک غالب کی شاعری اور شخصیت پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اس انبار میں مزید اضافہ

کرنا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا ، مگر شیخ محمد اکرام نے ''حکیمِ فرزانہ'' میں غالب کی ''دید و دانش'' کی جو نو بہ نو پرتیں کھولی ہیں ، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی غالب پر وہ کچھ لکھا ہی نہیں گیا جو لکھا جانا چاہیے تھا اور شیخ صاحب نے ''حکیم فرزانہ'' کی صورت میں اس جستجو کا آغاز کیا ہے جو امکانات سے پُر ہے ۔ دراصل ان کے نزدیک جدید تنقید کا معیار یہ ہے کہ وہ شعر و ادب کے مطالعے کو ''حیاتِ انسانی کی عمیق گہرائیوں کا مطالعہ'' بنا دے اور حق بات یہ ہے کہ شعرِ غالب کا مطالعہ کرتے ہوئے شیخ محمد اکرام نے جدید نقاد کا یہ فریضہ کمال خوبی سے پورا کیا ہے ۔

''حکیمِ فرزانہ'' کو غالبیات میں جو اہمیت حاصل ہے ، اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس کتاب کے مصنف کو اپنے علم و فضل ، اپنے نقطۂ نظر اور اپنے مشاہدات و تاثرات کے بارے میں بے حد خود اعتمادی حاصل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ غالب پر منفی تنقید کرنے والوں سے بھی نمٹنے لگتے ہیں تو بے حد حوصلہ مندی اور اخلاق جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ نہ وہ کوئی لگی لپٹی اُٹھا رکھتے ہیں اور نہ منفی تنقید کے علم برداروں کے نام بتانے سے گریزاں ہوتے ہیں ۔ وہ مزاجاً کھرے ہیں ، اس لیے تنقید میں بھی کھرے ہیں ۔

''حکیمِ فرزانہ'' غالبیات میں ایک گراں قدر اضافہ ہے جس کا غالب کے پرستاروں اور طالب علموں کو استقبال کرنا چاہیے ۔ یہ کتاب غالب کی نظم و نثر اور شخصیت و فلسفہ کی نئی راہیں کھولتی ہے، بڑی تقطیع کے ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے اور سفید کاغذ پر شائع کی گئی ہے ۔ سہ رنگا سرورق اور پختہ جلد کے ساتھ پندرہ روپے قیمت مناسب ہے ۔

— محمد حنیف شاہد

IQBAL REVIEW

Journal of the Iqbal Academy Pakistan

This Journal is devoted to research studies on the life, poetry and thought of Iqbal and on those branches of learning in which he was interested : Islamic Studies, Philosophy, History, Sociology, Comparative Religion, Literature, Art, and Archaeology.

Published alternately
in
English and Urdu

Subscription
(for four issues)

Pakistan	Foreign countries
Rs. 15.00	US $ 5.00 or £ Stg. 1.75

Price per copy

Rs. 4.00	US $ 1.50 or £ Stg. 0.50

Price "Iqbal Number"

Rs. 20.00	US $ 5.00

All contributions should be addressed to the Secretary, Editorial Board, Iqbal Review, 90/B-2, Gulberg III, Lahore. Contributors should have the duplicate copy. The Academy is not responsible for the loss of any article.

Published by

Dr M. Moizuddin, Secretary of the Editorial Board of the *Iqbal Review* and Director, Iqbal Academy Pakistan, Lahore

Printed at

TECHNICAL PRINTERS

Kucha Haji Usman, Off. I.I. Chundrigar Road, Karachi

IQBAL REVIEW

Journal of the Iqbal Academy Pakistan

July - October 1977

IN THIS ISSUE

- ★ Destiny of Nations and 'Allamah Iqbal' — *Mohammad Riaz*
- ★ Iqbal and Khilafat — *Muinuddin Aqil*
- ★ Iqbal as a Philosopher Poet — *Allah Bakhsh Brohi*
- ★ The Third Round Table Conference and Iqbal — *Rahim Bakhsh Shahin*
- ★ Sighs and Lamentation in Hali and Iqbal — *Salim Akhtar*
- ★ Iqbal's Books in Preparation and Unpublished — *Mohammad Hanif Shahid*
- ★ The Labourer, Iqbal, Lenin, Karl Marx and Sa'di — *Agha Yamin*
- ★ Khushhal Khan Khattak and Iqbal — *Akhtar Rahi*
- ★ An Iqbalite from Kashmir — *Habib Kaifawi*
- ★ Iqbal and the Concept of Life — *Wafa Rashidi*
- ★ Allamah Iqbal and Science — *S.A.R. Amin Mirnagri*
- ★ Miracle of Life — *Shafiqi Ahdipuri*
- ★ "*Khatut-i-Iqbal*"—A Critical Analysis — *Farogh Ahmed*
- ★ Iqbal and Human dignity — *M. Maizuddin*
- ★ Book Review : *Hakim-i Farzanah* — *Mohammad Hanif Shahid*

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
LAHORE